© rasailojaraid.com

قبول مذہب کے حوالے سے مذہبی طبقات کی تقسیم ہوتی ہے تو مفتوحوں کے قبول دین کو کرم شوردہ قرار دے کر آخری طبقہ میں رکھا جاتا ہے، فاتحین کے طرز طوقیت کو عین دین اور مغلوبوں کی خواہش کو زندیقیت کہا جاتا ہے۔

انہی مفتوحین میں سے ایک طبقہ فاتحین کے مذہب کی کسی قدر کے زیر سایہ اشارات و کنایات میں ہی اپنی قوم کی تذلیل میں رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ سب انسان برابر ہیں کسی عربی و عجمی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں ہے، اس پر فاتح اپنے مذہبی قانون پر بظاہر تو مہر بلب نظر آتا ہے مگر ایک مغلوب، غلام شخص ہمسری جتائے یہ ناقابل برداشت ہے۔

بہر حال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بنو امیہ تک شعوبیوں کی چند کارستانیوں کا ذکر کر کے پھر عباسی عہد میں عربوں کے خلاف ان کی تدبیروں اور نفرت کے اظہار کو دریدہ دہنی اور زندیقیت قرار دیا گیا ہے، یہ شعوبی ایرانی، ترکی اور رومی ہیں، عربوں سے ان کی نفرت کے اہم پس منظر سے صرف نظر کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ ان شعوبیوں کی خواتین انہی عربوں کی لونڈیاں اور کنیزیں تھیں، اور سوائے دو عباسی حکمرانوں کے باقی ساڑھے پانچ سو سال تک حکمرانی کرنے والے تمام عباسی حکمران غیر عربی عورتوں یعنی کنیزوں اور ام ولد کی اولاد تھے، ایسی صورت میں شعوبیوں کی نفرت کے پس منظر کو سمجھنا چاہیے، ایک ایرانی شہزادی کا نام و ذکر خود مولفہ موصوفہ نے بھی کیا ہے، جس نے بالآخر شوہر مادر کی شہادت کے بعد ایران میں دفن ہونے کو پسند کیا۔

بہر حال محترمہ نگار سجاد صاحبہ نے جس جذبہ و عقیدت سے یہ کتاب لکھی ہے، اس کا اظہار پچھلے ٹائٹل میں انہوں نے ان الفاظ میں کیا ہے: ''شعوبیت، جس کی عام تعریف یہ کی جاسکتی ہے کہ عربوں کی مذمت کرنا اور ہر معاملہ میں ان کی تنقیص کرنا۔ زیر نظر کتاب شعوبیت کے اس رجحان کے نشو و ارتقاء کی تاریخ ہے جس کا آغاز پہلی صدی ہجری میں ہوا اور جو اپنی انتہا کو تیسری صدی میں پہنچا، جبکہ عباسی برسر اقتدار تھے، اسی شعوبیت سے زندیقیت کے ڈانڈے ملتے ہیں جس کا جواب خلفاء نے تلوار سے اور علماء نے قلم سے دیا۔''

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، ان کا عہد، سوانح و افکار
پروفیسر ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری
ناشرہ شاہ ولی اللہ اکیڈمی، حیدرآباد۔
صفحات ۱۴۴، قیمت ۱۵۰ روپے
مبصر: پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق

ڈاکٹر عابد لغاری، ڈائرکٹر اکیڈمی نے ماہنامہ ''الولی'' کے ۱۹۶۲ء سے ۲۰۰۲ء تک کے شماروں میں شاہ ولی اللہ کی شخصیت اور فکر پر شائع ہونے والے مضامین کو مرتب کر کے اپریل ۲۰۰۹ء میں شائع کیا ہے۔ ان میں شاہ ولی اللہ کی سوانح حیات از ابوسلمان شاہ جہان پوری، شاہ ولی اللہ کی تحریک از ڈاکٹر ایچ بی خان، ولی اللہی افکار اور امام عبیداللہ سندھی از صاحبزادہ ظہور الحق دین پوری، حالات شاہ ولی اللہ و شاہ اہل اللہ دہلوی از حکیم محمود احمد برکاتی، شاہ ولی اللہ کے ملفوظات از سلیم الدین احمد اور حضرت امام ولی اللہ کے فکر کی اہمیت دور جدید میں از شیخ بشیر احمد شامل ہیں۔ شاہ ولی اللہ کی فکر کا مطالعہ کرنے والوں کے لیے یہ قیمتی تحفہ ہے، جسے ہر لائبریری میں ہونا چاہیے۔

شاہ ولی اللہ کی تحریک کی اہمیت کو واضح کرنے کے لیے ڈاکٹر اشتیاق حسین کا یہ مختصر تجزیہ کافی ہے: ''قیاس یہ ہے کہ بڑی تیزی اور تواتر کے ساتھ بھاری بھاری ضربیں لگنے کے باعث دماغ ماؤف ہوگئے ہوں گے اور ان میں گہرے سوچ بچار کی صلاحیت نہ رہی ہوگی۔ مفکر اور حساس دماغوں کے لیے حزن و ملال کے یہ لمحے بہت گہرے رہے ہوں گے مگر اس قسم کے مواقع پر بعض ایسے مفکرین پیدا ہوجاتے ہیں جو واقعات کا تحلیلی جائزہ لیتے ہیں اور قوم پر طاری ہوجانے والے مرض کی تشخیص کرتے ہیں۔ چنانچہ اس قوم کی زبوں حالی نے شاہ ولی اللہ کو پیدا کیا۔'' (برعظیم پاک و ہند کی ملت اسلامیہ (۱۹۸۹ء)، ص ۲۱۵، شعبہ تصنیف و تالیف، جامعہ کراچی)

شاہ ولی اللہ اکیڈمی کے قیام کا مقصد ان کے افکار و تعلیمات کی اشاعت ہے۔ موجودہ ڈائرکٹر نے ''فیوض الحرمین مع اردو ترجمہ سعادت کونین'' سمیت شاہ ولی اللہ کی کئی کتب کی اشاعت کا اہتمام کیا ہے اور ''تحریک آزادی میں سندھ کا کردار'' جیسے اہم موضوع پر اپنی تالیف دو جلدوں میں شائع کی ہے، وہ ماہنامہ الولی اور اکیڈمی کی کتب کے قارئین اور لکھنے والوں کے دائرے کو وسعت دینے کے لیے بھرپور کاوش کر رہے ہیں۔

اگر پیش لفظ میں ان مضامین پر تنقیدی جائزہ شامل ہوتا تو ان مضامین کی اہمیت بڑھ جاتی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پاکستان کے موجودہ حالات میں قوم کو جس سیاسی بصیرت، دینی قیادت اور مذہبی وحدت و یگانگت کی ضرورت ہے اس کے لیے حضرت شاہ ولی اللہ مرحوم کی تعلیم اور فکر کی طرف رجوع کی شدید ضرورت ہے۔ علامہ اقبال اور سید مودودی اسی فکر کی صدائے بازگشت ہیں۔

آج کے حالات میں شاہ ولی اللہ کی تعلیمات سے کس طرح رہنمائی حاصل کی جائے اس پر تفصیل سے لکھا جائے۔ شاہ ولی اللہ کی تحریک میں اس کی واضح رہنمائی موجود ہے۔

کتاب اخباری کاغذ پر گتے کی خوبصورت جلد کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔

© rasailojaraid.com